© rasailojaraid.com

ڈاکٹر ذوالفقار علی ملک

عربی مرثیوں کا ایک نادر مجموعہ

کتاب من توفی عنہا زوجہا لابن المرزبان المحولی

التعازی اور المراثی کے موضوع پر کتابیں مرتب کرنے والوں میں ابن المرزبان عدیم النظیر امتیاز رکھتے ہیں اور اُن کی کتاب من توفی عنہا زوجہا کو غالباً اس موضوع پر اولین کتاب ہونے کا شرف حاصل ہے۔

ابن المرزبان کا پورا نام محمد بن خلف بن المرزبان بن بسام، ابوبکر الآجری تھا[1]۔ چونکہ آپ بغداد کے باب المحول کے نواح میں رہائش رکھتے تھے اس لیے المحولی کے نام سے مشہور ہوئے۔

ابن المرزبان نے محمد بن السری الازدی، احمد بن منصور الرمادی، الزبیر بن بکار، عبداللہ بن ابی سعد الوراق، احمد بن ابی خیثمہ، عیسی بن عبداللہ الطیالسی، ابوبکر بن ابی الدنیا الحارث بن ابی اسامہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔ ابوبکر بن انباری النحوی، ابوجعفر بن ریۃ الہاشمی، ابوالفضل بن المتوکل اور ابوبکر بن حیویۃ کو ان کی شاگردی کا فخر حاصل ہے[2]۔
آپ تاریخ، شعر، نوادر اور علوم دینیہ کے ماہر کامل ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ پائے کے شاعر بھی تھے[3]۔

---

[1] الفہرست ۱: ۸۶، ۱۴۹، ۱۵۰۱، النجوم الزاہرۃ ۳: ۲۰۳، الوافی بالوفیات ۳: ۴۴، اللباب ۳: ۱۰۸، تاریخ بغداد ۵: ۲۳۷، ارشاد الاریب ۷: ۱۰۵، الانساب ۱: ۵۱۳۔

[2] تاریخ بغداد ۵: ۲۳۷۔

[3] خطیب نے ابن المرزبان کا ایک طویل قصیدہ تاریخ بغداد ۵: ۲۳۷ - ۲۳۹ درج کیا ہے یاقوت نے بھی معجم الادباء میں ان کے ۱۸: ۱۷۱ کچھ اشعار درج کیے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور فارسی کتابوں کا عربی میں ترجمہ کیا کرتے تھے[۱] مروی ہے کہ آپ نے پچاس سے زائد کتابوں کا عربی میں ترجمہ کیا[۲] ان کتابوں کے نام ہم تک نہیں پہنچ سکے، آپ کی ذیل کی تصنیفات کے نام ہمیں معلوم ہو سکے ہیں[۳]:

۱۔ الحاوی فی علوم القرآن ، ۲۔ اخبار ابن قیس الرقیات ، ۳۔ السودان و فضلہم علی البیضان ۴۔ الشعر و الشعراء ، ۵۔ الشتاء و الصیف ، ۶۔ الحماسۃ ، ۷۔ کتاب المتیمن والشراب والحلباء والنساء والغزل ، ۸۔ ذم الثقلاء ، ۹۔ من غدر و خان ، ۱۰۔ تفضیل الکلاب علی کثیر ممن لبس الثیاب ، ۱۱۔ المنتخب من کتاب الہدایا ، ۱۲۔ کتاب النوادر الممتعۃ

یاقوت الحموی بیان کرتے ہیں کہ آپ نے دس سے زائد کتابیں اوصاف کے بارے میں تالیف کیں، جن میں سے انھوں نے درج ذیل نام گنوائے ہیں:

۱۔ وصف الفرس ، ۲۔ وصف السیف ، ۳۔ وصف القلم

ابن المرزبان کی بیشتر کتابیں دستبرد زمانہ کے باعث ضائع ہو چکی ہیں۔ زرکلی کی تصریح کے مطابق "تفضیل الکلاب علی کثیر ممن لبس الثیاب" زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہے[۵] اور ذم الثقلاء اور المنتخب من کتاب الہدایا کے مخطوطات موجود ہیں[۶] لیکن انھوں نے یہ نہیں بتایا کہ یہ نسخے کہاں ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ ابن المرزبان کی کتاب الثقلاء اور کتاب النوادر المصدقۃ خاصی مقبول ہوئیں۔ معجم الادبا میں یاقوت نے ان دونوں کتابوں سے دلچسپ لطائف نقل کیے ہیں[۷] ابن المرزبان کی دیگر کتابوں کا تذکرہ متاخرین کے ہاں نہیں ملتا جس سے یہ ظاہر ہوتا

۱۔ مصادر مذکورہ

۲۔ الاعلام ، ۶ : ۳۲۸

۳۔ ارشاد الاریب ۔ ۷ : ۱۰۵ ، معجم المؤلفین۔

۴۔ ارشاد الاریب ۔ ۷ : ۱۰۵

۵۔ الاعلام ، ۶ : ۳۸۲

۶۔ مصدر مذکورہ

۷۔ معجم الادباء ، ۸ : ۱۶۱ ، ۱۲ : ۲۰۸ ـ ۲۱۲ ۔

© rasailojaraid:com

© rasailojaraid.com

ہے کہ کتابیں زیادہ مقبول و مشہور نہ ہو سکیں۔

ابن المرزبان کی ایک اور دلچسپ کتاب "کتاب من توفی اعنہا زوجہا" بھی ہے جس کا تذکرہ اُس کے تذکرہ نگاروں نے نہیں کیا لیکن یہ کتاب دستبرد زمانہ سے بچ نکلی ہے اور اس وقت ڈبلن کی چیسٹر بیٹی لائبریری میں موجود ہے۔

جیسا کہ کتاب کے نام سے مترشح ہے اس میں ان چند خواتین کے واقعات مذکور ہیں جن کے شوہر اُن کی زندگی میں وفات پا گئے۔ ان خواتین نے رنج و الم میں اپنے آپ کو جس طرح تسلی دی اور سنبھالا وہ اس کتاب کا موضوع ہے۔ کتاب کے مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ التعازی المراثی کے موضوع پر غالباً یہ پہلی کتاب ہے۔

یہ کتاب درحقیقت ایک مختصر سا رسالہ ہے جو ۱۱ اوراق پر مشتمل ہے۔ سرورق پر کتاب کا پورا نام یوں درج ہے[1]: کتاب من توفی عنہا زوجہا فاظہرت الهموم د باحت بالمکتوم تالیف الشیخ ابو عبد اللہ محمد بن خلف بن محمد بن المرزبان رحمہ اللہ - روایۃ ابی عمر محمد بن العباس بن محمد بن زکریا بن حیویۃ عنہ، روایۃ ابی الحسن محمد بن عبد الواحد بن محمد بن جعفر الحریری عنہ، روایۃ ابی الحسن المبارک بن عبد الجبار بن احمد الصیرفی عنہ، روایۃ الشیخ الامام ابی الفضل محمد بن ناصر بن محمد بن علی السلامی عنہ، روایۃ الشیخ الزاہد ابی الحسن علی بن ابی عبد اللہ بن ابی الحسن البغدادی اجازۃ و سماعاً منہ لکاتبہ احمد بن عبد اللہ بن ابی الغنا ثم المسلم بن حماد بن میسرۃ الازدی۔

کتاب کے آخر میں کاتب نے تصریح کی ہے کہ یہ کتاب ۱۱ ربیع الثانی ۶۳۴ھ میں دمشق میں لکھی گئی ہے[2]۔ سرورق پر یہ بھی درج ہے[3] کہ یہ کتاب جبل قاسیون[4] دمشق کے مشہور مدرسہ

---

[1] کتاب من توفی عنہا زوجہا (خ) و ۱ الف [2] مصدر مذکورہ ق ۱۰ ب

[3] ایضاً ق ۱ الف [4] دیکھیے معجم البلدان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دار الحدیث الضیائیہ کیلئے وقف کردی تھی ـــــ اس رسالہ کا متن درج ذیل ہے:

كتاب من توفي عنها زوجها لابن المرزبان المحولي

رب يسّر

بسم الله الرحمن الرحيم. اخبرنا الشيخ الصالح الزاهد المسند ابو الحسن علي بن أبي عبد الله ابن الحسن بن المقير البغدادي قراءة عليه وانا اسمع في عشية يوم جمعة حادي عشر شهر ربيع الاول عام اربعين وستمائة بجامع دمشق عمره الله تبارك ذكره، قيل له اخبركم الشيخ الامام ابو الفضل محمد بن ناصر بن محمد بن علي السلامي اذنا قال حدثنا الشيخ ابو الحسن المبارك بن عبد الجبار بن احمد الصيرفي قراءة عليه ونحن نسمع في المحرم سنة ثلث وتسعين واربع مأة، قال حدثنا ابو الحسن محمد بن عبد الواحد بن محمد بن جعفر حدثنا ابو عمر محمد بن العباس بن محمد بن زكريا بن حيويه الخزاز قراءة عليه، حدثنا ابو عبد الله احمد بن خلف بن المرزبان حدثنا عبد الواحد بن محمد بن احمد بن محمد بن ايوب حدثنا ابراهيم بن سعد عن محمد بن اسحٰق قال انصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم من احد راجعا الى المدينة فتلقته حمنة بنت جحش فلما لقيت الناس نعوا اليها اخاها عبيد الله بن جحش فاسترجعت واستغفرت له ثم نعي اليها زوجها مصعب بن عمير[1] فصاحت وولولت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان زوج المرأة من المرأة بمكان لما رأى من تثبتها عند اخيها وخالها وصياحها على زوجها۔

حدثنا خالد بن خداش حدثنا هشيم عن سهل بن ذكوان۔ قال قال شهدت

---

[1] مصعب بن عمير بن هاشم بن عبد مناف القرشي من بني عبد الدار (م ۳۶۸ء)

راجع: طبقات ابن سعد ۳: ۸۲؛ الاصابة ۳: ۴۲۱؛ اسد الغابة [illegible]؛ حلية الاولياء ۱: ۱۰۶

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قتل عبد الله بن زبیر و امرأته ام حسن بنت حسن بن علی فسودت ثیابها وامرت جواریها فسودن ثیابهن۔

قال وذکر ابو الیقظان قال نظرت فاطمة بنت الحسن الی جنازة زوجها الحسن بالحسن[1] فغطت وجهها وقالت:۔

وکانوا رجالا ثم امسوا رزیة لقد عظمت تلك الرزایا وجلت (طویل)

حدثنا ابو الحسن الکاتب عن محمد بن سلام الجمحی[2] قال حدثنی رجل من قیس ان امرأة منهم مات عنها زوجها فقالت:

بکی شبابا وحسنا وصورة وجمالا
وحسن دین وعقل لقد رأیت کمالا
قد کان الفتی وخلی اعد فیه خصالا
قد کان والله سمحا وکان عذبا زلالا
قد کان بعلی کریما لا یحسن الا دلالا (المجتث)

ثم بکت علیه حتی غشیت

قال: وقالت امرأة من العرب موت الخلیلة ایسر من ممات خلیل۔

لیت الخلیلة بعد الف فارقت روح الحیاة وطیبها لقلیل (الکامل)

حدثنا ابو بکر عبد الله بن محمد القرشی، اخبرنی العباس بن هشام عن ابیه عن ابی عمران العبدی عن محمد بن عبد الله بن عبید الله بن عمر بن الخطاب قال: خطب نائلة بنت الفرافصة[3] قوم من قریش بعد عثمان بن عفان رضی الله عنه فدعت بمرأة

[1] الحسن بن الحسن بن علی بن ابی طالب اقامته ووفاته فی المدینة۔ تهذیب ابن عساکر ۴: ۱۶۲۔

[2] محمد بن سلام بن عبید الله الجمحی، امام فی الادب من اهل البصرة، راجع ارشاد العریب ۷: ۱۰۳، فهرست ابن الندیم ۱۱۳، تاریخ بغداد ۵: ۳۲۷۔

[3] نائلة بنت الفرافصة بن الاحوص الکلبیه زوجة امیر المومنین عثمان بن عفان کانت خطیبة، شاعرة (انظر نسب قریش ۱۰۵، المحبر ۴۴۹، بلاغات النساء: ۷۵)

© rasailojaraid.com

فنظرت الى فيها وكانت من احسن الناس ثغراً فاخذت فهراً فدقّت بها اسنانها ، فسال الدم على صدرها فبكا جواريها وقلن لها ماذا صنعت بنفسك ، فقالت : انى رايت الحزن يبلى كما يبلى الثوب وانى خفت ان يبلى حزنى على عثمان فيطلع منى على ما اطلع عليه عثمن وذلك مالايكون ابداً وهى التى تقول :

ابى الله الا ان تكونى غريبةً بيثرب لا تلقين اُمّاً ولا اباً (الطويل)

قال : وذكر الاصمعى[1] ان امراتين كانتا متواخيتين فهلك زوجهما فحلف احدهما ان لا تتزوج بعده فقالت لها الاخرى ما حملك على اليمين قالت لا اجد فى الرجال مثل زوجى ، انه كان يعطينى سئولى ويصدق قيلى ويكرم نزيلى ، قالت الاخرى كان زوجى خيراً من زوجك كان عزيز الجار عظيم النار ، صلت الجبين ، اشم العرنين ، سمح اليمين ، يعطى المئين بعد المئين ، قالت الاخرى : زوجى مليح الانف ويهزم الصّف ، ان تدركف وان كان مغنماً عفّ وان سئل بذل عاش حميداً ومات فقيداً ، قالت الاخرى : كان زوجى رحب الفنا ، عظيم القنا ، ان استقبلته هبته وان ذكر لى بك خفته ، قالت الاخرى : كان زوجى يبارى الشمال ويعانق الابطال و يملو رقه ويعطى الرمح حقه ، يروى ندماه ويحمى حماه ، ان لقى قرناً هدّه وان خلف معطلا رده ، فلذلك لا اتزوج بعده -

وذكر بعض اهل العلم ان خولة بنت منظور كانت تحب الحسن بن على بن ابى طالب رضى الله عنه فلما مات الحسن جزعت عليه جزعاً شديداً فقال ابوها

---

[1] عبد الملك بن قريب بن على بن اصمع الباهلى ، ابو سعيد الاصمعى ، راوية العرب واحد ائمة العلم باللغة والشعر ، راجع : السيرافى ٥٨ ، جمهرة الانساب ٢٣٣ ، ابن خلكان ١ : ٢٨٨ ، تاريخ بغداد ١٠ : ٤١٠)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

يخرّيها :

نبئت خولة امس قد جزعت — من ان تنوب نوائب الدهر
لا تجزعى يا خول واصطبرى — ان الكرام بنوا على الصبر (الكامل)

حدثنا عبد الله بن عبد الصمد مولى قريشى - قال حدثنا العباس بن هشام بن محمد عن ابيه عن ابى محمد الكوفى عن عبد الملك بن عمير قال نظرت الى امرأة فى جنازة المغيرة بن شعبة[1] تتوارى ادماً وهى تقول :

الحلى تحمله الفقر — ترم كريما لمقصر
ابكى واندب صاحبا — لا عين منه ولا اثر
قد كنت اخشى بعده — بان أسى ولا ابرّ
اوان اسام بخطتى — خسف فاخذ ام اخره[2]
لله درك قد عبثت — وكنت باقعة البشر
حلما اذا طاش الحلوم — وتارة افعى ذكره

نقلت من هذه قالوا ام كسير بنت قطن بن عبد الله المازنى امرأته قال وانشدونا لعاتكة بنت زيد بن عمرو بن نفيل[3] ترثى زوجها عبد الله بن ابى بكر :

وأليتُ لا ينفك عينى سخينة — عليك ولا ينفك جلدى اغبرَ
فلله عينا من رأى مثله فتى — اعفّ واكفى فى الامور واصبر

---

[1] المغيرة بن شعبة بن ابى عامر بن مسعود الثقفى ، احد دهاة العرب (راجع الاصابة ت ۸۱۸۱ ، اسد الغابة ۴ : ۴۰۶ ، المرزبانى ۳۶۸ ، المحبّر ۱۸۴)

[2] فى الهامش اذر -

[3] زيد بن عمرو بن نفيل بن عبد العزى القرشى ، نصير المرأة فى الجاهلية واحد الحكماء كان يكره عبادة الاوثان - الاغانى ۳ : ۱۵ ، طبقات ابن سعد ، خزانة الادب ۳ : ۹۹

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اذا اشرعت فيه الاسنة خاضها ... الى الموت حتى يترك الدمع أحمرا

قال: وقالت نعم امراة شماش بن عثمان ترثي زوجها فقالت:

ياعين جودي بدمع غير انكاس ... على كريم من الفتيان لبّاس

صعب البديهة ميمون نقيبته ... حَمّال الوية ركاب افراس

اقول لما اتى الناعي بمصرعه ... اودى الجواد واودى المطعم الكاس

وقلت لما خلت منه مجالسه ... لا يبعد الله منا قرب شماس (البسيط)

وحدثني بعض اهل الادب قال: رثت صفية السعدية زوجها محمد بن عبد الله بن معمر وكان هرب الى دمشق وكانت وفاته بحضرة عبد الملك بن مروان فقالت:

الا ذهب الجود والنائل ... ومن كان يعتمد السائل

ومن كان يطعم من سيبه ... غنيّ العشيرة والعائل

فمن قال خيرا واثنى به ... عليك فقد صدق القائل (المتقارب)

اخبرنا الوضاحي حدثني محمد بن الحسين قال، اخبرني ابي قال توفي زوج سُعدى الكلبية وكان ابن عمها وكان يقال له وَهب، فقالت فيه:

الا يا ليتني سَلَبَت وَهبا ... وهل يغني من الحدثان ليت

وجدد بيته وَهْبٌ وامسى ... لوهب من جديد الارض بيت

فليت الصبح ليلا بعد وهب ... تطاول له وليت الحيّ مَيتُ (الوافر)

قال وقالت ام الهيثم الكلابية ترثي زوجها وهو عاذب بن عقبة البصري:

الا قل لقيس يبعثوا في بيوتهم ... مآتم تبغي مطلع الشمس عازبا

فتى عاش في الدنيا حميدا ولم يدع ... سواه فتى الا بخيلا محاسبا (الطويل)

اخبرني ابن ابي سعد قال حدثني محمد بن عبد الله بن طهمان قال حدثني ابو عيسى، اعرابي من بني عمرو بن كلاب قال كانت ام شبيب بنت قيس بن الهيثم السلمية زوجة حارثة بن بدر الغداني فمات عنها فتزوجها بشر بن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شغافه بعده فقالت تذكر الاول[1]:

بدلت بشر ابلاءً اومعاقبة ... من فارس كان قدماً غير جوار

فليتني قبل بشر كان صادفني ... داعٍ الى الله اوداعٍ الى النار

اخبرني ابومحمد التميمي عن رجل من قريش عن صدقة بن عبيد الله - قال مات[2] حنظلة الاسيدى فجزعت عليه امرأته فلمنها جاراتها وقلن لها ان هذا يحبط اجرك فقالت متمثلة[3]:

يعجب المرء لمحزونة ... تبكي على ذى شيبة شاحب

ان تسئليني اليوم ما شفني ... اخبرك انى لست بالكاذب

ان سواد العين اودى به ... حزنى على حنظلة الكاتب

وكان حنظلة يكتب لرسول الله صلى الله عليه وسلم

اخبرنا ابن ابي خيثمة عن مصعب بن عبد الله الزبيرى قال تزوج مالك بن عمرو الغسانى بابنة عم الشمر بن بشير فشغف كل واحد منهما بصاحبه وكان مالك شجاعا فشرطت عليه اذا لقى ان لايقاتل شفقا عليه وانه غزا حيا من لخم فناشز القتال فاصابته جراح فقال وهو مثقل من الجراح:

الا ليت شعرى عن غزال تركته ... اذا ما اتاه مصرعى كيف نصنع

فلو اننى كنت المؤخر بعده ... لما برحت نفسى عليه تقطع (الطويل)

وانه مكث يومًا وليلة ثم مات من جراحته، فلما وصل خبره الى زوجته

---

[1] قيس بن الهيثم بن قيس بن الصلت بن حبيب السلمى من اعيان البصرة فى صدر الاسلام توفى فى البصرة الكامل لابن الاثير ٤: ٢٥٢، جمهرة الانساب ٢٥٠۔

[2] حنظلة بن ربيع بن صيفى، التميمى صحابي "يقال له حنظلة الكاتب لانه كان من كتاب النبى الاصابه (٣٥٩١)

[3] انظر الاصابة [illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بکت سنة ثم اعتقل لسانها فامتنعت من الکلام وکثر خطائها فقال عمومتها وولاة امرها نزوجها لعل لسانها ینطلق ویذهب حزنها، فاتاها من النساء فزوجوها بعض ابناء الملوک فساق الیها الف بعیر فلما کانت اللیلة التی اهدیت فیها قامت علی باب القبة ثم قالت:

تقول رجال زوجوها لعلها — تقر وترضی بعده بخلیل

فاخفیت فی النفس التی لیس بعدها — رجاء لهم والصدق افضل قیل (الطویل)

ابعد ابن عمی فارس القوم مالک — ازف الی .. .. -

وحدثنی اصحابه ان مالکا — اقام منادی صحبه برحیل

وحدثنی اصحابه ان مالکا — ضروب بنصل السیف غیر مکول

وحدثنی اصحابه ان مالکا — جواد بما فی الرحل غیر بخیل

وحدثنی اصحابه ان مالکا — خفیف علی الحدثان غیر ثقیل

وحدثنی اصحابه ان مالکا — صروم بماضی الشفرتین صیقل

فلما فرغت من الشعر شهقت فماتت۔

آخره ولله الحمد والمنة، کتبه بعد سماعه لنفسه مستعجلاً احمد بن عبد الله ابن ابی الغنائم المسلم بن حماد بن میسرة الازدی غفر الله له ولابویه ولمن استغفر لهم اجمعین، وذلک فی لیلة تسفر صباحها عن الثانی عشر من شهر ربیع الاول عام اربع وثلاثین وستمائة بمنزلی بمدینة دمشق۔

مندرجہ بالا روایات و اشعار کا مفہوم بالاختصار بحذف سلسلہ اسناد درج ذیل ہے:

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم احد سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو راستے میں ان کی ملاقات حمنہ بنت جحش سے ہوئی۔ لوگوں نے جب حمنہ کو دیکھا تو انھیں بتایا کہ اُن کا بھائی عبید اللہ بن جحش شہید ہوگیا ہے۔ انھوں نے یہ سن کر انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا اور ان کے لیے دعائے مغفرت کی۔ پھر لوگوں نے ان کو ان کے شوہر کی شہادت کی خبر دی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ سُن کر انھوں نے بلند آواز سے رونا شروع کر دیا۔ یہ دیکھ کر رسول کریم نے فرمایا: "عورت کو اپنے شوہر کے ساتھ سب سے زیادہ لگاؤ ہوتا ہے۔ حمنہ کو جب بھائی کی شہادت کی خبر دی گئی تو ثابت قدم رہی لیکن شوہر کی شہادت کا سن کر بین کرنے لگی۔

جب حضرت عبداللہ بن زبیر شہید ہوئے تو اُن کی بیوی ام حسن بن علی نے اظہارِ غم کے لیے سیاہ لباس پہنا اور انھوں نے اپنی لونڈیوں کو بھی سیاہ لباس پہننے کا حکم دیا۔

فاطمہ بنت الحسن نے اپنے شوہر الحسن بن الحسن بن علی کے جنازے کو دیکھ کر اپنا چہرہ ڈھانپ لیا اور یہ شعر پڑھا:

"وہ مردِ میدان تھے پھر مصائب کا ہدف بن گئے، جو مصیبتیں ہم پر نازل ہوئیں وہ بھی بہت بڑی مصیبتیں تھیں۔"

بنو قیس کی ایک خاتون کا شوہر فوت ہو گیا تو اس نے ان اشعار میں اپنے جذباتِ رنج و الم کا اظہار کیا:

"میں آج شباب، حُسن اور جمال کا نوحہ کر رہی ہوں، میں نے اپنے شوہر میں تفقہ فی الدین، دانشمندی اور کمال کو مجتمع پایا تھا،

میرے شوہر میں عظمت کی تمام خصلتیں پائی جاتی تھیں،

بخدا میرا شوہر بہت محبت کرنے والا اور بڑا شیریں گفتار تھا،

میرا شوہر بڑا سخی تھا اور حُسن و جمال اور ناز و اعزاز کا پیکر تھا۔"

یہ خاتون یہ اشعار پڑھنے کے بعد اتنا روئی کہ اس کی بصارت جاتی رہی۔

ایک عرب عورت کا قول ہے کہ محبوب کی نسبت محبوبہ کی موت آسان ہے۔ یہ شعر بھی اس کی طرف منسوب ہے:

"کاش محبوبہ اپنے محبوب سے جدا ہونے کے بعد زیادہ عرصہ زندہ رہے۔"

حضرت عثمان کی شہادت کے بعد قریش میں سے بہت سے لوگوں نے ان کی بیوی نائلہ بنت الفرافصہ کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ نائلہ نے جو اپنے دانتوں کی خوبصورتی کی بنا پر عرب بھر میں ممتاز تھیں، یہ سن کر ہاون دستے سے اپنے دانت توڑ ڈالے۔ جب ان کا خون سینے پر بہنے لگا تو ان کی لونڈیاں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رونے لگیں اور انھوں نے نائلہ سے اس اقدام کا سبب پوچھا۔ انھوں نے جواب دیا! "غم مرورِ ایام کے ساتھ ساتھ اسی طرح بوسیدہ ہوتا چلا جاتا ہے جس طرح کپڑا بوسیدہ ہوجاتا ہے، مجھے ڈر ہے کہ کہیں حضرت عثمان پر میرا غم بوسیدہ نہ ہوجائے اور میں کسی کے پیغام کو قبول کرلوں۔"

ابوسعید الاصمعی نے بیان کیا ہے کہ دو عورتیں آپس میں بہنیں بنی ہوئی تھیں۔ قضائے الٰہی سے ان دونوں کے شوہر فوت ہوگئے۔ ان میں سے ایک نے قسم کھائی کہ وہ دوسری شادی نہیں کرے گی۔ دوسری عورت نے پوچھا کہ تو نے ایسا کیوں کیا ہے، تو اس نے جواب دیا کہ مجھے سارے مردوں میں اپنے شوہر کا سا کوئی آدمی نظر نہیں آتا۔ میں جو کچھ مانگتی تھی وہ سب مجھے دے دیا کرتا تھا، وہ میری ہر بات کی تصدیق کرتا تھا۔ اگر کوئی مہمان میرے ہاں آتا تو اس کی عزت کرتا تھا۔ دوسری عورت یہ سن کر بولی۔ "میرا شوہر تمھارے شوہر سے بہتر تھا۔ اس کے پڑوسی باوقار لوگ تھے، اس کے ہاں بہت مہمان آتے تھے، اس کی پیشانی چوڑی تھی اور ناک بلند تھی۔ وہ بڑا سخی تھا اور سینکڑوں خرچ کر ڈالتا تھا۔"

یہ سن کر پہلی عورت بولی! "میرا شوہر بڑا بہادر تھا۔ اگر فتح پاتا تو مدمقابل کے ساتھ اچھا سلوک کرتا۔ اگر اسے غنیمت کا مال ملتا تو لالچ کا اظہار نہ کرتا، اگر اس سے سوال کیا جاتا تو اسے پورا کرتا، جب تک زندہ رہا وہ قابلِ تعریف کام کرتا رہا۔"

یہ دونوں عورتیں اسی طرح اپنے اپنے شوہروں کی تعریف میں رطب اللسان رہیں۔

بعض اہلِ علم نے بیان کیا ہے کہ خولہ بنت منظور حضرت حسن بن علی بن ابی طالب سے محبت کرتی تھی۔ جب حضرت حسن فوت ہوئے تو خولہ نے شدید رنج و الم کا اظہار کیا۔ خولہ کے والد نے اس کو تسلی دینے کے لیے یہ شعر کہے:

"مجھے بتایا گیا ہے کہ خولہ نے گردشِ زمانہ کے باعث شدید رنج و الم کا اظہار کیا ہے۔
اے خولہ مت رو بے شک کریم النفس انسان صابر ہوتا ہے۔"

مغیرہ بن شعبہ بن ابی عامر کے جنازے میں شریک ایک خاتون یہ شعر پڑھ رہی تھی:

"میرے محبوب کو معزز لوگ اٹھائے لیے جا رہے ہیں،
میں ایک ایسے شخص پر آنسو بہا رہی ہوں جس کا کوئی مثیل موجود نہیں،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مجھے ڈر ہے کہ کہیں اس کے بعد میرے ساتھ بدسلوکی نہ کی جائے "۔

راوی نے کسی سے پوچھا کہ یہ خاتون کون ہے تو اسے بتایا گیا کہ یہ ام کسیر بنت قطن بن عبداللہ ہے جو مغیرہ بن شعبہ کی بیوی ہے ۔

عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل نے اپنے شوہر عبداللہ بن ابی بکر کے مرثیے میں یہ شعر کہے:

"میں نے قسم کھائی ہے کہ میری آنکھ ہمیشہ آنسو بہاتی رہے گی اور میری جلد ہمیشہ غبار آلود رہے گی ۔

میرے شوہر کا سا پاکباز آدمی کبھی کسی آنکھ نے نہیں دیکھا ،

جب نیزے لہرائے جاتے تھے تو وہ ان میں گھس جاتا تھا ۔ حتیٰ کہ نیزے سرخ ہو جاتے "

نعم نے جو شماس بن عثمان کی بیوی تھی اپنے شوہر کے مرثیے میں یہ شعر کہے :

" اے میری آنکھ اتنے آنسو بہا کہ جنھیں کبھی کوئی نہ بھلا سکے ، ایک بہادر اور دلیر نوجوان کی وفات پر ۔

وہ بہادر اور بابرکت تھا ، وہ علم اٹھانے والا اور گھوڑوں پر سواری کرنے والا تھا ،

جب مجھے اس کی وفات کی خبر آئی تو میں نے کہا کہ آج سخاوت فنا ہو گئی اور لوگوں کو کھلانے والا اور لباس پہنانے والا چل بسا "

صفیۃ السعدیہ نے اپنے شوہر محمد بن عبداللہ بن معمر کے مرثیے میں یہ شعر کہے :

" خبردار ! سخاوت اور بخشش فنا ہو گئی ، سائلوں کا ملجا و ماوی چل بسا ،

وہ شخص جس کے دسترخوان سے قبیلے کے امیر و غریب یکساں فیض یاب ہوتے تھے فوت ہو گیا ،

جس کسی نے بھی تمھاری تعریف میں کچھ کہا ، سچ کہا "

سعدی الکلبیہ کا شوہر فوت ہوا تو اس نے اس کے بارے میں یہ شعر کہے :

" ہائے افسوس ! وہب فوت ہو گیا ، رونا پیٹنا حادثوں سے بچا نہیں سکتا ،

وہب کا نیا گھر تعمیر کر لیا گیا ہے اور اس نے اپنے پرانے گھر کو خیرباد کہہ دیا ہے ،

کاش ! وہب کی وفات کے بعد صبح رات میں تبدیل ہو جاتی اور تمام زندہ لوگ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مر جاتے۔"

ام ہیثم الکلابیہ نے اپنے شوہر عازب بن عقفیۃ البصری کے مرثیے میں یہ شعر کہے:

"خبردار! بنو قیس سے کہو کہ وہ اپنے گھروں میں ماتم کی مجالسیں قائم کریں جو مطلع شمس تک عازب کو تلاش کریں،

وہ ایسا نوجوان تھا جو دنیا میں قابلِ تعریف زندگی بسر کرتا رہا اور جس نے اپنے علاوہ تمام نوجوانوں کو بخیل سمجھا۔"

ام شبیب بنت قیس بن الہیثم السلمیہ نے اپنے شوہر حارثہ بن بدر کی وفات کے بعد بشر بن شفاف سے شادی کر لی تھی۔ اس نے اپنے پہلے شوہر کی یاد میں یہ شعر کہے:

"مجھے آزمانے کے لیے اور سزا دینے کے لیے ایک بہادر شہسوار کے عوض مجھے بشر دے دیا گیا،

کاش! کہ بشر سے شادی کرنے سے پیشتر مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آ جاتا۔"

جب حنظلۃ الاسیدی جو رسول کریمؐ کے کاتب تھے، فوت ہوئے تو ان کی بیوی نے رونا پیٹنا شروع کیا۔ یہ دیکھ کر اس کی پڑوسنوں نے اسے ملامت کی اور کہا کہ اس طرح تمہارا اجر کم ہو جائے گا۔ یہ سن کر اس نے یہ شعر پڑھے:

"لوگ اس غم زدہ عورت پر تعجب کا اظہار کر رہے ہیں جو ایک متغیر اللون شیخ پر رو رہی ہے۔

اگر تم مجھے آج پوچھو کہ تجھے کیا تکلیف ہے تو میں تمھیں اپنے غم کی حقیقت بیان کروں گی۔

بے شک میری آنکھوں کے نور کو حنظلۃ الکاتب پر رنج و الم نے چھین لیا ہے۔"

مالک بن عمرو الغسانی ایک لڑائی میں شدید زخمی ہوا اور اس نے اس حالت میں یہ شعر کہے:

"کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ جب میری عزت والی بیوی کو میری موت کی خبر ملے گی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تو وہ کیا کرے گی ،

اگر میں اپنی موت کو ٹال سکوں تو آج میری جان یوں سسک سسک کر نہ نکلے"

جب مالک کی وفات کی خبر اس کی بیوی تک پہنچی تو شدید رنج و الم کے باعث اس کی زبان بند ہوگئی ۔ اس کے رشتہ داروں نے سوچا کہ اگر اس کی دوسری شادی کردی جاتے تو شاید اس کے غم کا علاج ہو جاتے ۔ چنانچہ اس کی شادی کسی شہزادے کے ساتھ طے کی گئی ۔ اس موقع پر اس نے یہ شعر کہے :

"لوگ کہتے ہیں کہ اس کی شادی دوبارہ کردو ، شاید وہ دوسرے شوہر کو پسند کرنے لگے ،

میں نے اپنے دل میں ایسی بات چھپا رکھی ہے جس کا ان کو کوئی اندازہ نہیں ،

کیا میرے چچا زاد کے بعد جو اپنی قوم کا شاہسوار تھا میری دوسری شادی کردی جائے گی ،

مجھے مالک کے ساتھیوں نے بتایا ہے کہ جب اس کے ساتھی میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے تو وہ میدان میں ڈٹا رہا ،

مجھے مالک کے ساتھیوں نے بتایا ہے کہ وہ بڑا زبردست نیزہ باز تھا اور اس کا نشانہ خطا نہیں جاتا تھا ،

مجھے مالک کے ساتھیوں نے بتایا ہے کہ مالک بڑا سخی تھا اور اپنا زادِ راہ لٹا دیتا تھا ،

مجھے مالک کے ساتھیوں نے بتایا ہے کہ مالک بڑی دلچسپ گفتگو کیا کرتا تھا اور اس کے دوست اس کی مصاحبت سے اکتاتے نہیں تھے ،

مجھے مالک کے ساتھیوں نے بتایا ہے کہ وہ بڑا زبردست شمشیر زن تھا اور اس کی تلوار کے دونوں پہلو بہت تیز اور چمکدار تھے "

جب اس عورت نے یہ اشعار ختم کیے تو ایک ہچکی لی اور اس کے فوراً بعد اس کی جان نکل گئی ۔

© rasailojaraid:com